یون ہرا سبزۂ نسیمی قلم رعنا ہو
بال پروانہ سی جگنون پر اڑتا ہی

صبح ہی حسن سی ہی نخل ثمر عشق سی بار آور
آہوی مشک ختن ہی کیا کبک خرامان کیا ہی

کوئی شاخ آہو و گل جلوہ گر ہی چمن پر
کوئی سر جا بجا پر کبک دری ہی تن پر

جوش پر ہی مضمون کی بہی طغیانی
سخن صاف سی ہی موج رہی ہوئی سیرابی

عقل یہ ال لی لکھا جسکو محیط زبانی
صاف آب گینہ ہوا آئینہ پانی پانی

ہستی ہی تری طبیعت جو کوئی لہر کہا
تشنگی اس نفس کی کا جمنا ہی گنگا جل جاکر

آج گلشن گل سی گلزار سخن ہی پیدا
عالم نوری ہی یہ گلشن رنگین سی جدا

جب کھلا غنچہ تو دروازہ کھلا جنت کا
سایہ ہر نخل کا ہی آئینہ عکس نما

ہر شجر شمع ہدایت ہی لگن تھالی کی
تا نہ ظلمت نہیں لالی کی یہان آئی

سطر سنبل گل تر حرف ہی غنچہ نقطہ
طوطی بولا مری خامہ کا میان شعرا

کاغذ مشق ہی اک سبزہ چمن تختہ کا
کیون نہ ہو آج مین لکھتا ہون سہرا کسکا

جسکو گلدستۂ باغ ابدیت ہی کہین
حسن صبح بہار احدیت کہیی

گیسوئے حور قلم ہو گئی ہی خامہ عصر
یا اتر آئی ہی فردوس سی شاخ شب بو

شاید آراستہ ہو جائین سخن کی گیسو
کہ شب قدر مین ہر سمت اوڑی مشکین بو

یا لکھون خامۂ نرگس سی یہ کہکر آ
مثل نرگس ہی قیامت مین مرا نامۂ سیاہ

ہر خشت طلائی بھی بنا لیجئی گر ہی منظور
گوندلین شجرۂ طوبیٰ سی ہو چشمۂ حضور

پھر نہیں ملتی کا جبریل امین ساغر دور
پانی ہو چشمۂ کوثر کا مگر صاف و طہور

عیسیٰ کی لئی مژدہ لیتو شیا پھر
شمع افروختہ طور سی لالئی کا جل

رنگ آب شنجرف کا بھی اب کوئی ساماں کیجے | لالۂ زار اپنی سخن کا چمنستاں کیجے
شنگرف کو سا اک بیاز لب مرجاں کیجے | لعل کی واسطے تسخیر بدخشاں کیجے

۱۱ وقت ہی یہ بھی انجمن گردوں کا | گر شفق پر بھی ارادہ ہی مرا شنجرف کا یا

اور کاغذ کا تو ہی عجب انداز کیا | پردۂ چشم کو قرطاس جدا ساز کیا
کھینچی تصویر اوسی جلوہ گہ ناز کیا | جو قلم لون ہاتھ میں ابی عجب اعجاز کیا

۱۲ شعلۂ طور کا کیا خوب ہی کھا نقشا | خاکہ انگارہ کف دست ید بیضا ہی یب

کیوں نہ سو جان سے ہو گلزار جہاں عشق نثار | محو تحسین تصویر سراپای بشر
یہ وہ صورت ہی کہ دیکھی نہ سنی ایسی کہیں | تھی یہ تصویر مقدس کہ ازل میں جو ہر

۱۳ ناز سے خامۂ قدرت نے کہا اور رکھ | اور تصویر یہ ہول ادم کی آب و گل میں یج

کیسی تصویر کہ ہی صبح بہار امکاں | کیسی تصویر کہ ہی آئینہ پرداز جہاں
کیسی تصویر کہ ہی لوح و قلم نور افشاں | کیسی تصویر کہ حق آپ مصور حیراں

۱۴ کیسی تصویر کہ صاحب سل علی کہتی ہیں | کیسی تصویر کہ سب جل و علا کہتی ہیں ید

کیسی تصویر جسے کھینچکی نقاش ازل | خود لگا کہنے کہ ہر وصف میں تو ہی افضل
تیری صورت سے کھلی معنی ما قل و دل | انبیا شرح مفصل ہیں تو ہی متن مجمل

۱۵ تو ہی خورشید تری سامنے انجم ہیں نبی | تیری شمسیہ سے تقویم کہن ہی قطبی یہ

تو ہی اور نفس تو سلیماں خاتم | فکر یحیی ہی تو ذکر زکریا ہمدم
خلق خاص خلیل و برکات آدم | شکر یعقوب و صبر دل ایوب بہم

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری | آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

وہ تو تصویر ہی بس جس حق کی قسم تصویر — ہی دل و جان سے دل خرم ہی یہہ تصویر
بس کہ آئینۂ وحدت میں ہی جسم تصویر — عالم نور تہی سر الغیب میں یہہ تصویر

17 سایہ زیبا ہی نہ تہا آپ کی قامت کے لئے — ہر دو ستانی تہی یہی جوہر نبوت کی لئے — نیز

جسم محبوب خدا نور کا اک پتلا آہی — سایۂ حق وہ دشہ منزل طلہ ہے
اوس کی قامت کو بہلا سایہ مثال کیا ہے — یہی محبوب جب لا ثانی ہی دیکہا ہے

18 لا کہہ عاشق ہوں مگر لطف وہ محبوب نہیں — ظل حق ہو تو ہو ظل پہ کچھ ان بن نہیں — محرم

قد کی اوصاف رقم کیو یاد نہ ہو لو سجدا — سجدۂ سہو نہیں ایسی عبادت میں ہوا
آب آئینۂ باطن سے وضو کر کی ذرا — ادا کی وہ تحیت کر وہ صادق سے ہوا

19 اور ہم کہہ سکی کچھ لفظ تعلیم ہی طاعت کی ہی — قد و قامت نہیں یہہ نعرۂ قد قامت ہی — لیلا

عرش و کرسی بچہائی ہی مراد من رہا — اب یہہ بیان کا مضمون ہی کہ وہ حق ہو
ای فلک فکر باندازۂ ہمت ہی بجا — تو وطوبیٰ و من قامت محبوب خدا

20 ان مثالوں سی تسلی نہیں ہوتی ہی مجھی — یعنی کچھ قدر نہیں آئیہ بالا کی — کب

راستی جوہر آئینۂ ایمان ہی ولا — قصد ہی ایمان سی کہ وہ قد ہی الف سا
دیکھی دونوں الف وسکی تو کہلا یہہ نکتا — ایک احمد کا الف ایک احد کا ٹھہرا

21 سر تاج جلوۂ قدم اوس کا عجوبہ — دو سرا اور ہی الیمین کے تیغ تیز — گا

سر اقدس ہی حباب لب دریائی قدم — درۃ التاج ہی اس بحر کا یہہ قطرہ نم
جسم احمد کا ہی وہ آبان حد سی منقسم — ہیں حدوث اور قدم سب گریبان باہم

22 قطرہ بگریست کہ از بحر جدائیم ہمہ — بحر بر قطرہ بخندید کہ ما ایم ہمہ

لمعی امت کی کہ آپ ہی اپنی سر پر — سنفرت کیون نہ بڑہی ہو یہان آ کر

دن کہی جاتی ہین کہ بہ وشنہ ہاشمی منظر — زلفِ مشکین کو دکہا کر یہ کہین سنبلِ تر

۴۳ ہان چلو حشر کی بازار کا سودا دیکہو — نقدِ سرمایۂ امت کا سیاہ دیکہو | کیج

سایہ ہی فرقِ ہایون پہ جنابِ حق کا — پر و بالِ افسرِ شہ پر ہین کہولی جیسی ہما

عالمِ غیب کا سردار ہوا جلوہ نما — تحسین سرکار یہ سلطانِ حسینی کے نشان

۴۴ کشورِ کاکل پیچ و خم سرور سے — نہ ختن ہی نہ خطا ہی یہ عنبر سر کے | اکر

خوش نویسِ ازلی کا قلمِ نادرہ کار — ہر رگ و ریشہ سی ہی صاف یہ سب ہی تھا

باغبانی ارم کا نہین ای امتِ زار — زلفِ سر خط ہی کہ لکہا ہے بخطِ گلزار

۴۵ کوچۂ خلد نظر آتی لگا دنیا مین — خوب فرد کو یہ لکہا ہی خطِ طغرا مین | اکر

رخِ پر نور کا ہی کاکلِ شبگون سے ظہور — دیکہلو دامنِ شب مین ہی تجلی شعلۂ طور

سنبلی مین ہی عیان جلوۂ ماہِ پر نور — ابرِ رحمت مین ہی خورشیدِ قیامت مستور

۴۶ شبِ معراج مین ہی شمعِ تجلی روشن — لیلۃ القدر مین ہی نورِ الہی روشن | اکو

وصفِ پیشانی مین ہوتا ہی قلم سر بزمین — لوحِ بسم اللہ ابرو جسی کہی ہی یقین

مصحفِ گل ہی رخ خاتمۂ نسخۂ دین — سورۂ فاتحہ مصحفِ گل ہی وہ جبین

۴۷ یاد و لکی غنچہ مین کہی ہی نہ شگوفہ نرگس سے — پڑہی دیباچۂ گلستانِ ارم کا کس سے | اکر

ای فلک تجکو دکہائی نہیں یہ پیشانی — ٹکڑی ٹکڑی ہی قمر مہر کی پانی پانی

نسبتِ ذرہ و اختر بہی نہ تو لی جائے — حیف کم مانگی دربارگہِ سلطانی

چاند کی برجِ قمر مین کتان کی چمکی — تہی خانۂ خورشید مین جیب شبنم کی


	ہیں دو ابروی بیت عشق الحذر	طاق یا خانۂ خورشید کی آن ہیں نظر
	قوس ابرو کا دیکھا تھی جو عطارد لکھکر	سر تو تیغ تھی مریخ کی ہو دو پیکر
۲۹	خواب میں بھی جو درِ مہر جبیں [illegible]	مشتری نے تو [illegible] کنعان [illegible]	الف
	دیکھو ہم پہلوی پیشانی انور ابرو	ہیں اسی آئینہ صاف کے جوہر ابرو
	آبروی ہیں ہم خنجر میں شمشیر ابرو	موج دریا کی تجابت میں سراسر ابرو
۳۰	دیکھی آئینہ ما میں تصویر میں [illegible]	یا الٰہی کہ بدر میں شمشیر [illegible]	ل
	ایک کی تحقیق ہے یا ہیں دو ابروی سیاہ	کہ نظر آتی ہیں ہے [illegible] غضب شاہنشاہ
	ہے عجب نام خدا سجدہ خاص وہ	الف اسم چھپائی ہیں ان بسم اللہ
۳۱	لفظ و معنی میں عجب ابرو کی طاق ہو گئی	الف طاق چھپا یا تو عدد طاق ہو گیا	لا
	رگ جو کا نشانہ ہی تو نشانہ میں ترازو ابرو	مردمک سنگ ہی اور پلہ ہی چشم [illegible]
	آنکھ پھر جاتی اگر جانب ایمت [illegible]	صاف کہتی ہی ہی میزان قیامت کیسو
۳۲	ہی پردہ جو ہماری معشوق کا کھٹکا	مردم چشم کہیں ہی سی تو لا کا	ب
	لگتی ہی کا نشانہ تو خلش سی ہیں دشمن کو پناہ	ابرو شاہیں ہی تو پھر صید ماہی ماہا
	مردم چشم ترازو جو کری تیر نگاہ	قدر اندازِ سخن کہ ماشاء اللہ
۳۳	چشم بیمار کی ہوں کیوں نہ الطاف طلب	نظریات سی لی بھرہ ہی سراں الطف	ج
	طرفہ مضمون ہی یہ بھی پیش نظر ہوا کا	منتظر چشم سی تو بھی ذرا کبھی نگاہ
	ایسی نرگس کہیں [illegible] بھی نہ دیکھا [illegible]	چشم بد دور عجب آنکھ ہی ماشاء اللہ
۳۴	لاکھ اگر اچھی سی اچھی کوئی تشبیہ ہی	چشم بیمار ہی سخن کو نظر لگی	د

اک نیا نسخہ نکالوں دل پر جوہر سے — صفحۂ پر سیم کی لکھیں جسے آب زر سے
ملکیں کیسر کی بولی میں ثنا گستر سے — بوتۂ چشمہ سے آنچ برنج افزر سے

۳۵ صدق حق ہی الف بیدار سحر کی کر — دہیلی آنکھوں کی نہیں ملی آئنے سو کر لی — له

گو رخ نور ترے زلف شب تار سے تو — کہیں دن ہو کی سی ہی کبھی تو سحر ہو کافور
رنگ کا اوسکی صبا سنکی چمن میں گزر — ہی گل سے کہ ہوا ہو شہر میں سے ہی چھنو

۳۶ گوہر وصف سے گرداب دریا پر ہو — یوں صاف سی کہی ہو کی کہ لبن بحر کا گوہر — لو

سر نیک گوش قطب گرچہ یہ تشبیہ ہی تیز — چشم کا ہی یہ اشارہ کہ کرو اس سے گریز
ہی زمین کعبۂ ابرو کی بڑی ہی مردم خیز — رخ کی مسند امان ہر ایک فرد ہی حسن تیز

۳۷ گوش بینی کو بہی جھلکی سب گیتی ہی بڑ — قطب اور صاحب انفاس یہان ہیں سر ریز — لز

آب آئینۂ خد بین منور ہے مگر — موج اوٹھی ہی حسن بینی یہی تبہی بر شبہ
یوسف حسن کا معراج ہی یا شب نظر — اور تشبیہ کہوں اس سے ہی یہ بالاتر

۳۸ خد کی آگی الف سا فقط خدا ہی ہی — واہ خود بینی یہان عین حق انہی ہی — لح

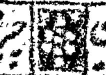
چشمۂ فیض ہی حضرت کا لب جان پرور — نخل یا دام وہ بینی ہی لب کوثر پر
شاخ ہی ابرو خم چشم مبارک ہی ثمر — اب کہوں بات یہ تیری کی کہ یہ سب کچھ ہی مگر

۳۹ یہی حیرت ہی کہ اوسکا نہیں سایہ اوپا — دیکھی رخسار تو حق نور خدا کا دیکھا — لط

چشمۂ مہر سے اس بحر میں الٹ نور ہی — صفحۂ ماہ تک انگشت قلم سی شق ہی
وصف رخسار اگر لکھنا مجھے برحق ہے — رنگ رخسار سحر سا ہی جسکی شفق ہی

مطلع صبح بیاض ہی کی نورانی ہے — حسن مطلع یہ مگر فرد ہی لاثانی ہے

رو برو آئی جو آئینہ تو اک سکتا ہو  شمع کی ہی دہوئین اوڑتا ہی جی کچھ جلتا ہو
شامت آ جاتی ہی جو خورشید کو سودا ہو | ہو رہو جاتی ہی قمر حسن گر سودا ہو

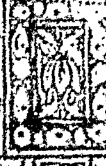
۴۱ قمر یا ہو جو کنعان مقابل ان کی  چرخ پر سور دو پیک کو لک لحامین ا

رو برو جلوہ خورشید کی سایا کیا ہی  سامنی تیغ ہور کی اندھیرا کب ہے
ماہ تو نور سی دیکھکر ہی نکلتا ہے | امی ہو بی مین ہلا آپ کی شبھائی ہے

۴۲ کون کہی تیری تو رخ عشق کی ہی زیبا  نور رخسار سی حرف نہیں سیاہی ہی اگر ب

لب شیرین ہی کہ اعجاز نہیں جانی سخن  کیا لکھون صفت و قلم ہی ید بیضائی سخن
سوز دن خامہ سی ہی جو ہر مسیحائی سخن | ہکری ککری ہی اگر غلیت زیبائی سخن

۴۳ کارد ہی کیسی جو شنبالو ہی و رساحشر  اور قطعہ جو وہ حلوا ہی تو مقراضہ ج

لب جان بخش کی تشبیہ دم عیسی سے  دینی دم دیتی ہی گرچہ مسیحا بھی سمجھے
آب حیوان نہ کہا خضر کی گو جھوٹی ہی | اب خضطر رہ گئی خورشید کی ہو شوق لیے

۴۴ ہون یاقوت تو وہ باتین پیاری مین ہزار  لعل سے ہون وہ سی انکھین ہی مسیحا ہزار د

مرحبا ہے شمیم حرم رسول عربی  دل امتیارا لبی ہی تر مردہ زمین العجمی
نو شدار وہی تمین ہی مسرت طلبی | فیض یاقوتی لعل لب جان بخش نبی

۴۵ اور جو شیرین مبارک ہی وہ ضو کا غم ہی  قوت دل کی لیکی شربت ارشیم ہی ہ

قطرہ صفت در دندان مین کہا سا ادن  رات بہتر باری ہی گنتی ابھی ملتی حسن
جسکی تشبیہ ہنوا وسکی صفت کیا ممکن | یون تو ثابت ہی کہ سیار مین ہر شکل لیکن

۴۶ غور سی دیکھو تو سیسی کی چہا لی کر  یا لب یا گردون کی یہ تجالی مین و

جب سایل تشنہ وارد ہو کر | آب دامن میں لی گردش کوثر
پانی پانی میں ہوا جوش مروت سی کی | مستی آرزو طبیعت سی بلی عمان ال

۴۷ گر دین قطرۂ سایل ہر الاتہر | وہی در ترتیب اشراق الظہر

قال ال مصحف عارض سی سو کون ہم | تو طلا سین انا سنبل ولد ادم
رنگ سی خون ہوا سینہ تعشق میں کی | طور سینا ہی سینے میں ہی موسی ہم

۴۸ تشنہ ... کی سلسبیل ... | ذکر ارد ہو ... بہر گر یاسین

الف سبع ہی کتب درجت ہی بیان | ہوی عقد انار کی ... عیان
نامہ بخشش امت ہی جو حضرت کی زبان | نقطہ الند سر نامہ ہی سیاک دندان

۴۹ نامہ ملفوف لبون ہی بطرز نحوا | ای لفافہ ہی خط پشت لب انشاء اللہ

ای سخندان کیا اسرار دہن کہنی بیان | ملگیا خاک میں جو چشمۂ آب حیوان
پوچھی میں حقہ گوہر کا جگر تک دندان | درج یاقوت میں ہی آتش حسرت کا دھوان

۵۰ مثل حقہ کی کلی کا بھی لگا دم گھٹنی | پستہ کی منہ پہ لگی چھاتی تجہ لی قرآن

کوئی کہتا ہی کہ اسکو شکرستان کہیی | کوئی کہتا ہی ملاحت کا نمکدان کہی
خضر بولی کہ اسی چشمۂ حیوان کہی | اور سلیمان نی کہا خاتم یزدان کہی

۵۱ جس جگہ گذری ہی ہان گرد باد ہوا | واقعی یہ تو عجب صاحب اعجاز ہوا

غنچہ لی بیش کیی گر چہ ہزاروں مضمون | گفتگو آئین ہی بولی ہر ایک طبع موزون
میں شگاف قلم صنع اسی کہیوں ... | جس سی ظاہر ہوا سر خفی کن فیکون

سمجھ ان اوسی کی لطف جاتی کیا سمجھا | اسم اعظم کا مگر اسمیں معما سمجھا

خط کو کیا خط نے مصحف میں ادا کیسی | خط یاقوت لب حضرت نے عشق کی تحریر
پاک فرمان خدا خط مظفر کیسی | اور بھی تحریر سے ہی خط شفا کی تقریر

۵۳ خط کی دو واری سی الحمد لکھی نکو | ہی شفاعت کی سند خط شفیع محشر | نج

رخ پر نور ہے قرآن کا پہلا نسخا | حاشیہ پر ہی جسے خاص مصنف نے لکھا
متصل ازبسکہ تھا مضمون سے کا نکتا | اسلئی حاشیہ لکھا ہی خط نے زنگین

۵۴ رخ جاناں ہی مجی اک جزو ہی ایمان کا | اک کتابہ سے یہ سہرہ ہی قرآن کا | ند

ہر لکہ پاک الف صاد ہی جسم زیبا | لام گیسو ہی سر مو نہیں جسم فرق اصلا
چہرہ سے ہی خط گلزار سے عنبر لکھا | کہ وہ ہی اصل ہی خلقت دین و دنیا

۵۵ جمع خاطر ہو تو یکجا یہ مضامین کر | دیکھیں تصنیف نہیں بہت اک ہی تصنیف کے | نہ

لیلۃ القدر میں گیسو کی تجلی ہے عیاں | کسکی تعظیم کو خم کعبہ ابرو ہی دلا
یہ کھلا دین ظاہر کا اور تھا حجب دوا | کہ مصلی نگہ پاک ہی جا خط ہی سجدا

۵۶ زیر رخسار مبارک وہ چاہ زنخ لطیف | رحل ہی جسپہ کھلا رکھا ہی مصحف شریف | نو

لو کہاں ہی یہ روشنی طبع دلا | شمع کافوری گردن کا دکھائی جلوا
نہیں وہ انگلی پاتی ہی مگر فکر رسا | پر جہاں جلتی ہیں جبرئیل کی اندیشہ کجا

۵۷ سرفرازی اسی گردن کو بہت زیبا ہی | آتش حسن گلوسوز کا یہ شعلہ ہی | نز

بارک اللہ وہ گردن ہی کہ فوارۂ نور | جس سی ہو دلی عرق شرم ہی شمع طور
کیوں اس رشک سی مینائی بہشتی ہو حور | گردن خم عرق چھلکائی ہی جہاں حق سرور

حق تو یہ ہی کہ نہ گر جاتی اسکی آنکھ | خلد میں شربت دیدار حق اسکو ہو جا

بال کردن نہ چمک آئی تو ہوا یہ روشن | کہ شب فکر میں افروختہ ہی شمع سخن
ہی تجلی کس لئی امی خامہ ایجاد و کہن | انتخابی ہیں سبھ اشعار بیاض گردن

٥٩ ہی شب وصل میں زرخیز آشفتہ بستر پہ دکنی | تا کہ مسودہ گیسو پہ بیاض آ ورد کہ | لفظ

سخن مہر نبوت ہی عجب سرتاسر | تماشی مہر دہن ہی سبھ ہوا ہوں ششدر
مہر کی پشت کی قدر و نسبی ہی حق نے اللہ اکبر | کہ ہوا نامہ پیغامبری ختم اوسپر

٦٠ آئی ایسی ہی جو منکر ہی تبھی گمراہ | ختم اللہ علی قلوبہم | [illegible]

مہر انور کی جو معلوم ہوئی حرف تمام | کلمہ اوس میں لکہا تہا نہیں کچھ اس میں کلام
راستی دعوی مقبول دین اسلام | ایک کو مہر شہادت ہی مگر ہیں دو نام

٦١ نہیں اعزاز کی یہ مہر ہی عالمگیر | ایک سکہ میں لکہا نام شہنشاہ و وزیر | سا

نام حضرت کی نبوت ہی نشان ایمن کا | مہر ہی معجزہ خاتم بہت خاصہ ہی
کوئی فرعون سا گر منکر یہ پردہ آگر | تو تیر دست ہی مہر ید بیضا ہی

٦٢ اور پریوں میں اگر کفر کی طغیانی ہو | شیشہ دل پہ بھی مہر سلیمانی ہو | ب

دست رنگین کی صفت بار خدایا کیا ہے | شاخیں مخملیں جو ہوں شاخ گل رعنا ہے
سمنزنا خطہ اس باغ میں چپ رہتا ہی | بلبل طبع ہزارہ کا یہاں غنچا ہے

٦٣ ہاتھ باندھی ہوئی جبرئیل کی کرسی تیری | دست گلچیں کی یہاں دستہ گل گہتی نہیں | صبح

ہاتھ کہنچا ہی مصور نے یہاں تنگ ہے فن | قلم انگشت شہی کف افسوس ہرق
پر مری خامہ نے جب صفحہ کو تختی پہ رقم | سینہ کاک عطارد ہوا حسرت سی شق

رنگ و لطافت ہر و باطن کے سب اک جا ہمگر | میری ہاتھوں کی تصدق ہو گئی ہو کر

٦٤

یا اُسی پیکر کی جا ہی ہی اُمِّ خدا
دستِ تقدیر سی وہ دستِ گریبان ہی یا
یا ہیون آئینہ اوسی ادا کرنی کی ثنا
دو سکو باتھہ تھا رہی جی ایک انصاف و نکا

٦٥ پیرِ بیضا کو اگر داغ حسد ہی تو رہی
کیون یدُ اللہ اوسی قوتِ بازو کہی سعد

پیرِ بیضا ہی سبی ہاتہ کی جرچی اکثر
آئینہ جلکی ہوا جیالی سفیدی گیسر
لاجرم خامۂ قدرت لی بھر از نگ دگر
شعلۂ طور کو فی الجملہ چمکتا پاکر

٦٦ خوب زردی سفیدی کو تاشا دیکھا
برشنہ یخم پرشت یدِ بیضا دیکھا سعو

بندِ دستاپ کا ہی یا کوئی حمسہ کا بند
طبعِ استادِ ازل ہی یہ عجب نازک بند
انگلی ہر ایک ہی خرہ مصرعِ موزون و بلند
انگلی رکہ سکتی نہین جس پہ کہین دانشمند

٦٧ مجہکو فخر صفتِ پنجۂ اقدس بس ہی
اس مسدس کی شرف کو یہی خمس بس ہی سبز

پنجہ خورکی شش و پنج سی ہو نا کیا ہی
بیگمان پنجۂ پر نورِ ہی یکتا ہی
بسکہ ہر عضو مین وحدت کا یہان جلوا ہی
شبہہ مر انگلی پہ انگشتِ شہادت کا ہی

٦٨ دیکہکو کہتی ہین ناخن کا کفِ دست کمال
ہی حیان بدر بہی انگشت نما مثلِ ہلال صبح

روشنی ہی اسی یارب کہ مرا دل ہی سیاہ
ماہ کہنا ہی کفِ دست کو بیشک ہی گناہ
مہرِ انور ہی ہتیلی میرو ناخن شاہ
دو نو جس وقت مقابل ہوئی اللہ اللہ

٦٩ ہمنی یہ پنجۂ خورشید پانی دیکھا
اک گہری مین مہِ نو کو مہ کامل دیکھا سعط

کون کہی صفتِ سینۂ صاف گستر
دستِ پر سینہ مین حسرت سی یہان جن و بشر
اور کہتی ہین فرشتی یہی حیران ہو کر
لوحِ محفوظ ہی یا عرشِ خدا پیش نظر

صدرِ ایوانِ رسالت کا عجب سینہ ہے
صورتِ علمِ لدنی کا یہ آئینہ ہے

بال آئینہ تن پر نہین واللہ مگر ۔ خط باریک ہی اک سینۂ نورانی پر

کیون نہو سینہ بہشت ہی بادیگر ۔ سایۂ سنبل جنت ہی بر روی کوثر

۷۱ خط مشکین بر سینۂ انور کہیی ۔ آب آئینہ مین یا موج عنبر کہیی ح

سینہ پر حضرت موسیٰ کی پڑی ہی جب نگاہ ۔ ندلی دونکو یہی ادی امین کی راہ

جادۂ راہ سی جبرئیل مگر تہی آگاہ ۔ بولی دیکھو یہ ہی خس آتش نہ خط سیاہ

۷۲ رہنمائی کو یہان خضر دل حق جو ہی ۔ کیا ہوا سینہ کا میدان مقام ہو ہی عب

گرچہ پرواز مین اندیشہ ہی مثال جبرئیل ۔ اور ہی سیر رسا سیر دو عالم کی کفیل

نکلی پر کولی نازک سی کمر کی تمثیل ۔ ہی بجا ہمعدد لفظ عدم ہی جو قلیل

۷۳ قاف تک بھی ہے کے ڈہونڈہا ہی ۔ کمر دیکھین مین پر ایسی کمر عنقا ہی عج

اس جگہ پر خط اور اونکی کمر کا ہی خیال ۔ یہ ہی سرمایۂ اقبال تو وہ ہین اک بال

خود شجاعت نہین جب سامنے اونکی کہہ سکی بال ۔ پہر شجاعونکی کمر سی اوسی کیا دیجی مثال

۷۴ سنکی اوصاف شجاعان جہان گہبرا مین ۔ جیتی میدان مین جو آئین تو ہزار جائین عد

ہلا خط نسخ مین لکہو تو کہون اک نکتا ۔ لام الف کا ہی تقاطع وہ مگر وصل عدے

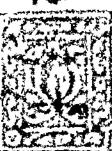
واو کیسا کمر ون پر یہ خط نسخ کہا ۔ ہم یار کو معدوم ہی سمجھی شعرا

۷۵ نہین ثابت قدم اس تیغ سے ہی سناہی ۔ یہ وہ لا ہی کہ نہین جس مین شی الا ہو عم

سر عالم ہی فدائی قدم پاک نبی ۔ وصف مین جسکی سخندان کا ہی گھٹتی جی

ہاتہہ آیا ہی جو کاغذ تو یہ حسرت ہی نمر ۔ نہین چلتا ہی لگی پای قلم مین مہندی

سر بر زانو ہیان کیونکہ سخن کی تشبیہ ۔ افنیا جسکی مقابل مین ہون زانو تشبیہ

کعبۂ دین میں ہے قبلۂ ایمان تو

آنکھ کی پتلی ہے باعث جان و تن تو

ہے تیرے بوس پایان یوسف اخوان تو
وقف پامالی ہوئی مور و سلیمان تو

۷ شکل بلبل کی ہے راہ پیمایان کا نسیم

فرش یوں گلشن قالین کا بچھا شبنم

گل شرمندہ صفائی قدم دیکھ کے

شاخ نسرین ہے خجل ساق کی نزاکت

بوٹ کہلی گرچہ ہر اک جہلو تر
کہل گئی قلعی مگر آئینۂ زانو

ہے سکندر کو بھی حیرت عجب آئینہ سے

طوطی کو شکستہ ہوا کیا غضب آئینہ سے

جرم میں تذکرہ پائی ہے گر سن پا کے

شمع کو رشک سے جل جائے مگر سر اوٹھا

ناخن پا جو ذرا عقل کشائی پر آئے
گرہ ابروی خم بان کی حقیقت کہل جا

ماہ نو گر کہیں پیشانی کا خمیازہ کرے

ناخنہ چشم فلک میں خلش تازہ کرے

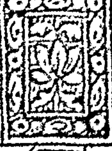
تو مبارک ہو قدم بوسی حضرت محسن

کسکو ہوئی ہے نصیب ایسی سعادت محسن

اب نہیں باقی ہے کچھ خواہش ہمت محسن
آرزو اتنی ہی ہے بس روز قیامت محسن

۸ سر کے بل جاؤں جو نقش قدم سرور تک

صف محشر کی زمین ہاتھوں اٹھا کر سر

ہے یہ امید کہ جب گرم ہو بازار نشور

یوں کہے بادشہ بارگہ عالم نور

تو سراپا میں دو تم عوض حور و قصور
میں کہوں واہ مجھے یہ نہیں ہرگز منظور

مدت حاضر ہے مگر اسکی تدبیر نہیں

کھولی دامون کی یوسف کی یہ تصویر نہیں

نغمہ پردازی بلبل خوش خوان چمن طبع مصنف در گلشن تاریخ تصنیف سراپا

حلیۂ اشرف نسل آدم

صلی اللہ علیہ وسلم

۶۶ سنہ ۱۲

سراپا زیبائی و جمه تن رعنائی گرد سر شاهد سخنی است که حله صدق زیبر و تاج صفا بر سر دارد

اعنی سخن نعت شیرین سخنی که حضرت سخن آفرین خود سخن سنج ثنای وست و روح الامین پروانه شمع

زیبای حرف منقبت سراپا نور خدای و قلیس سراپا قصور که سرا زیبا نشناسد سر آن رشته دارد که بمدیح

گوهر کلامی که از لب محمد محسن کاکوروی به نعت آن افصح بنی عدنان که ما ینطق عن الهوی در نعت

از دفتر مدایح بی انتهای او وان هو الا وحی یوحی صفتیست از جمله و صفها کلام زیبای او چکیده

زیور گوش سخن فهمان گردید لب کشاید اما حیرت مهر لب است و کمی خبرت پرده روی مطلب سبحان الله

مقبول کلامی که قدسیان شور صل علی و علویان غلغله سبحان الله بگوش سخنور میرسانند و آیه حسین ان

ان الله یحب المحسنین در شان آن محسن آفاق مختص میدانند آشفتگان جمال محمدی و

دلبستگان حلیه احمدی را مژده باد که چنین جدیده جمیله از حجله نظر فریبی آمد و پا در راه ظهور نهاده و کمر

بدلبری بسته و دست بجان بابی کشاده یعنی حافظ محمد نظام الدین جوش سراپا دانش و همه هوش

متوطن کول حفظه الله تعالی که تمام همتش در تحصیل مثوبات مصروف و باحراز ذخایر حسنات مشغوفست

خواست که همه اخوان مسلمانان از تحصیل شرف ثواب زیارت تصویر پا منور سراپای رسول اکرم صلی الله

علیه وسلم محروم نمانند آن جمیله مسدسی که التشن جهت عالم نظیرش در قوت متخیله نیاید زیب افزای

مجلة المطابع نماید لاجرم محمد حسین خان که بحسن عقیدت و صفای طینت نظیر خود ندارد در مطبع

مصطفائی بمشاطگی خوش قلم عطارد شیم محمد نور شاه که قلمش شعله طور و رقمش شعشعه نور

دایره های آن فتابیش بمسری آفتاب دارد و سواد روشنائی حروفش داغ بر دل ماهتاب میگذارد

بحلیه طبع آراست و از نسخه که خود بقلم مصنف باجازت طبع ترقیم یافته نقل کرده شد و در

تصحیح تمام سوم حج سنه [illegible] هجری در یکشنبه بزیور انطباع پیراست و الحمد لله اولا و آخرا تمت